بصیرت افروز تحریر

صاحب تصانیفِ کثیرہ، مجددِ علمِ قراءت، رکنِ مجلس شیوخ الاِقراء رابطۂ عالمِ اسلامی مکہ مکرمہ، وسابق صدر شعبۂ تجوید و قراءت دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاری ابو الحسن صاحب اعظمی/دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی بھی کتاب کا مطالعہ تحقیقی ہونا چاہیے، نہ کہ سطحی۔ مولانا ہدایت اللہ قاسمی حفظہ اللہ وسلمہ نے نہایت اہم موضوع پر ایک کتاب لکھی، **"جدید عربی، عربی حروف میں فرنگی زبان"**، یہ کتاب اول سے آخر تک وضاحت کرتی ہے کہ مصنف نے نہایت عمیق اور گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد قلم اٹھایا ہے۔

ذرا دیکھیے: "دوسوتراسی" مراجع کا مطالعہ ــــ حوالہ جات بھی لکھے گئے ــــ ان کے ترجمے بھی کیے گئے۔

اصل چیز دیکھنے کی یہ ہے کہ جو کتاب برائے مطالعہ پیش کی گئی ہے اسے از اول تا آخر غائرانہ، سطحی طور پر نہیں، تحقیقی طور پر نہایت عمیق انداز میں دیکھنا چاہیے، پھر یہ بھی کہ مصنف کا مقصدِ تصنیف کیا ہے؟

کتنی عجیب بات ہے! ــــ کتنے حضرات ہیں کہ پہلے مطالعہ کیا ــــ چاہے سطحی طور پر کیا ہو یا تحقیقی، کہیں سے کچھ دیکھ لیا اور کہیں سے کچھ، اور تعریف کر دی۔ ــــ ابھی تعریفی الفاظ کی روشنائی بھی نہیں خشک ہوئی کہ رجوعات کا سلسلہ بھی شروع۔

اصل بات یہ ہے کہ ہر شخص کو حقیقت نہیں، بلکہ اپنا ذاتی مفاد عزیز ہے، تنقید اگر برحق ہے، ساتھ ہی احترام وادب کا لحاظ ہے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔ ایسے لوگ کسی ادارے سے متعلق ہیں، وہ ملازمت کر رہے ہیں ــــ بس فوراً یہ خیال آیا کہ ادارے کے بست وکشاد کے مالکوں کی جبینوں پر نفرت

کی سلوٹیں نہ ابھر آئیں اور ہمارے مفاد و اور ملازمت خطرے میں نہ پڑ جائے ـــــ بس رجوع نامہ لکھ دیا اور کردی مخالفت۔ـــــــ درحقیقت یہ نہایت سطحی انداز ہے۔

میں (راقم الحروف) پوری کتاب کا غائرانہ مطالعہ کرنے کے بعد، ان سطحی حضرات پر مسکرانے سے باز نہ آسکا۔ کتنے ہلکے لوگ ہیں یہ! جنھوں نے حقائق پر گہری نظر ڈالے بغیر منفی انداز پر رجوع کر کے مشہور کردیا۔ ـــــ افسوس! ـــــ کتنے غیر معتبر لوگ ہیں! ـــــ" دم میں تولہ دم میں ماشہ"۔

میں نے مولانا مفتی مظفر حسین صاحب کشمیری کی تحریر بغور پڑھی، پسند آئی، جی چاہتا ہے کہ ذیل میں اس کا انتخاب پیش کر دیا جائے :

" اس فرنگی عربی سے دینی و شرعی علوم کا کتنا نقصان ہوا اس کا احساس زیرک قسم کے علماء کو بہت پہلے ہو چکا تھا اور اس فرنگی عربی کی تردید میں ان کی طرف سے کافی کتابیں منصّہ شہود پر آچکی تھیں۔ لیکن اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی کتاب ہنوز ہماری نظروں سے نہیں گزری۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جواں سال محقق عالمِ دین حضرت مولانا محمد ہدایت اللہ صاحب کو۔ ان کی حمیتِ ایمانی اور غیرتِ دینی جاگ اٹھی، بالکل عنفوانِ شباب میں امت کے لیے ایسی کتاب لکھ دی جو موضوع کے تمام پہلوؤں کو جامع، مشبع و مقنع، کافی شافی اور وافی ہے۔ پوری کتاب پڑھنے کے لائق ہے، ہر صفحہ اگلے صفحے کے مطالعے کی ترغیب دیتا ہے اور کمال تو یہ ہے کہ عبارت بالکل سہل لیکن ہر بحث مکمل و مدلل۔ خونِ جگر سے لکھی ہوئی یہ کتاب ہر قاری کو سنجیدگی سے اس وبائی فتنے کے لیے کچھ کرنے پر برانگیختہ کرتی ہے اور انتہائی مہذب طریقے پر انھوں نے کتنے ہی حقائق سے پردہ اٹھایا ہے، یہ تمام چیزیں دیدنی ہیں" ـــــ " پوری کتاب حقائقِ ثابتہ سے مملو ہے، یہ کتاب ہر مدرسے کے ہر استاذ اور ہر طالب علم کے مطالعے میں رہنی چاہیے"۔

اور ذرا بمہربانی مصنف کی جانب سے بعنوان "میرا اعلانِ براءت" دیکھیے:

"میں پہلے جدید عربی کا شیدائی تھا، اور جدید عربی کی فرنگی تعبیرات کو قدیم عربی کی تعبیرات پر ترجیح دیتا

تھا۔ میرے دو مضامین حضرت مولانا نور عالم صاحب خلیل امینیؒ کی حیات میں ''الداعی'' میں چھپ چکے ہیں۔ اور دو مضامین ''البعث الاسلامی'' میں بھی چھپ چکے ہیں اور ایک طویل مضمون ''مجلةُ رابطةِ العالم الإسلامي بمكة المكرمة'' میں بھی چھپ چکا ہے --۔ پھر اللہ تعالی نے مجھ پر خاص کرم کیا، مجھے حق وباطل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی.. الخ ''۔

تحریر بالا ملاحظہ کرلی جائے، اس سے مصنف کی غرض وغایت کا واضح اندازہ ہو جائے گا۔ ضرورت ہے حق شناسی کی، خواہ مخواہ کی مخالفت ہرگز زیبا نہیں۔ــــــ میں نے اچھی طرح مطالعہ کیا۔ اور چاہتا ہوں کہ جو حضرات بھی مطالعہ کریں، بنیتِ صحیحہ مطالعہ کریں، خواہ مخواہ کی مخالفت ہرگز مناسب نہیں۔

ابو الحسن اعظمی

دیوبند

۱۲/ شوال / ۱۴۴۷ھ

یکم / اپریل / ۲۰۲۶ء